روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10
الفضل
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
منگل 19-اپریل 2011ء 15 جمادی الاوّل 1432 ہجری 19 شہادت 1390 ھش جلد 61-96 نمبر 88

اللہ کی امان

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہماری طرح نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کی طرف منہ کرے اور ہمارا ذبح کردہ جانور کھائے یہ وہ مسلمان ہے جس کے لئے اللہ کی اور اس کے رسول کی امان ہے۔ سو اللہ سے عہد شکنی مت کرو اور نہ اس امان کے متعلق جو اس نے دی ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب فضل استقبال القبلۃ حدیث نمبر:378)

نیک نتائج اسی کام کے ظاہر ہوتے ہیں اور برکت اسی میں پڑتی ہے جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائیدات ہوتی ہیں

نور آسمان سے اسی دل پر اترتا ہے جو فنا کی آگ سے جلایا جاتا ہے

اگر تم مخلص ہو تو تقویٰ اور نیکی پر ایک دوسرے کے مددگار بن جاؤ اور خدا سے بہتری کی دعا مانگو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 15 اپریل 2011ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 15 اپریل 2011ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے دو ہفتے قبل حکمرانوں اور عوام کے حقوق و فرائض پر جو خطبہ دیا تھا اسی تسلسل میں خصوصاً عرب ممالک میں رونما ہونے والے حالات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جو نور خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے اس کا بندے مقابلہ نہیں کر سکتے اور کوئی انسانی کوشش اس کے مقابلے پر کھڑی نہیں رہ سکتی۔ دنیاوی کوشش چاہے خدا کے نام پر ہی کی جائے اگر خدا کی منشاء کے خلاف ہو تو اس میں برکت پڑ ہی نہیں سکتی۔ برکت اسی میں پڑتی ہے، نیک نتائج اسی کام کے ظاہر ہوتے ہیں جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائیدات ہوتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود نے اپنی کتاب ''الھدیٰ'' میں بادشاہوں اور مختلف طبقوں کو مخاطب کر کے جو توجہ دلائی یا ان کا حال بیان فرمایا ہے اس میں سے کچھ حصے حضور انور نے پیش کئے۔ جن میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ لوگوں میں بگاڑ پیدا ہو گیا ہے، نیکی نایاب ہو گئی، نہ اخلاق رہے اور نہ ہمدردی، لوگوں پر مہربانی نہیں کرتے بلکہ تکلیفیں دیتے ہیں۔ بددیانتی اور بے حیائی کا لباس پہنا ہوا ہے۔ بادشاہ اور امراء اس زمانے کے دنیا کی طرف جھک گئے ہیں، وہ فانی لذتوں کے حاصل کرنے کے لئے خزانے خرچ کر ڈالتے ہیں اور اپنی رعیت اور قوم کی خبر گیری نہیں کرتے۔ حرمات اللہ کے نزدیک جاتے ہیں اور ان سے بچتے نہیں اور حکومت کے فرائض کو ادا نہیں کرتے اور متقی نہیں بنتے۔ بیت المال کو باپ دادوں سے وارثت میں آیا ہوا مال سمجھتے ہیں اور رعایا پر اسے خرچ نہیں کرتے جیسے کہ پرہیز گاری کی شرط ہے اور گمان کرتے ہیں کہ ان سے پرسش نہیں ہوگی اور خدا کی طرف لوٹنا نہیں ہوگا۔ اگر تم ان کے فعلوں پر اطلاع پاؤ تو تمہارے رونگٹے کھڑے ہو جائیں۔ سو غور کرو کیا یہ لوگ دین کو پختہ کرتے اور اس کی مددگار ہیں۔ سو ایسے لوگوں کو خدا سے کیونکر مدد ملے جبکہ ان کے ایسے پر معصیت اور برے اعمال ہوں۔ اسی سبب سے آسمان کی نصرت ان کا ساتھ نہیں دیتی۔

حضرت مسیح موعود نے عوام الناس کو مخاطب کر کے فرمایا کہ سو تم اگر نیکوکار رہو تو بادشاہ بھی تمہارے لئے صالح بنائے جائیں گے اس لئے کہ متقیوں کے لئے خدا تعالیٰ کی ایسی ہی سنت ہے اور بادشاہوں کی مدح سرائی سے باز آؤ اور اگر ان کے خیر خواہ ہو تو ان کے لئے استغفار پڑھو۔ سو اگر مخلص ہو تو تقویٰ اور نیکی پر ایک دوسرے کے مددگار بن جاؤ اور انہیں ان کی بدکرداریوں پر آگاہ کرو اور لغویات پر انہیں اطلاع دو۔ میں یہ نہیں کہتا کہ تم ان کی اطاعت کو چھوڑ کر ان سے جنگ و جدال کرو بلکہ خدا سے ان کی بہتری مانگو تا کہ وہ باز آ جائیں۔ پھر حضرت مسیح موعود نے ان لوگوں کا کچھ احوال پیش فرمایا جو اپنے آپ کو دین کا ذمہ دار ٹھہراتے ہیں، جو اپنے آپ کو لوگوں کی گردنوں کا مالک سمجھتے ہیں، جس کو چاہیں فرشتہ قرار دے دیں اور جسے چاہیں شیطان کا بھائی۔ ان میں حلم اور بردباری کا نام ونشان نہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ حالات کا جو حل اس کتاب میں بیان فرمایا۔ آپ فرماتے ہیں کہ یاد رکھو کہ ان فتنوں کا علاج آسمان میں ہے نہ کہ لوگوں کے ہاتھوں میں۔ فرمایا کہ کیا تم سمجھتے ہو کہ یہ وقت امام کے ظہور کا نہیں جبکہ بے دینی اور جہالت اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہو، دین حق پر حملے ہو رہے ہیں، بلائیں جان ہی نہیں چھوڑ رہیں۔ دراصل لوگ خدا کی نصیحت اور کتاب اللہ کی ہدایت کو بھول چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان متفرق لوگوں کو صرف آسمانی صور پھونک کر ہی زندہ فرمائے گا اور حقیقی صور ان کے دل ہیں جن میں مسیح موعود کے ذریعے پھونکا جائے گا اور لوگ ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو جائیں گے۔ یہی خدا تعالیٰ کی سنت ہے۔ کہ جس قوم کی اصلاح کا ارادہ کرتا ہے اسی میں سے ایک شخص کو مبعوث کر دیتا ہے فرمایا اللہ کرے کہ لوگوں کو اس حقیقت کی سمجھ آ جائے کہ اس زمانے میں مسیح موعود نے ہی ایک ہاتھ پر جمع کرنے کے لئے آنا تھا اور آئے ہیں اور آپ کے ساتھ جڑ کر ہی ہم دنیا میں دین حق کی برتری ثابت کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نماز بدیوں اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے

سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرماتے ہیں:۔

''نمازوں کی حفاظت اور نگرانی ہی اس بات کی ضامن ہوگی کہ ہمیں اور ہماری نسلوں کو گناہوں اور غلط کاموں سے پاک رکھے۔ ہماری نمازوں میں باقاعدگی یقیناً ہمارے بچوں میں بھی یہ روح پیدا کرے گی کہ ہم نے بھی نمازوں میں باقاعدہ ہونا ہے۔ اس کی اسی طرح حفاظت کرنی ہے جس طرح ہمارے والدین کرتے ہیں۔...... اگر اپنے بچوں کو ان گندگیوں اور غلاظتوں میں گرنے سے بچانا ہے تو سب سے بڑی کوشش یہی ہے کہ نمازوں میں باقاعدہ کریں۔ کیونکہ اب ان غلاظتوں اور اس گند سے بچانے کی ضمانت ان بچوں کی نمازیں اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق دے رہی ہیں۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے کہ ...... (العنکبوت:46)۔ یعنی یقیناً نماز بدیوں اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے۔

گویا ان نمازوں کی حفاظت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے بھی ان نمازوں کے ذریعہ سے ضمانت دے دی ہے کہ خالص ہو کر میرے حضور آنے والے اب میری ذمہ داری بن گئے ہیں کہ مَیں بھی اس دنیا کی گندگیوں اور غلاظتوں سے ان کی حفاظت کروں اور ان کو نیکیوں پر قائم رکھوں، تقویٰ پر قائم رکھوں۔ ایسے لوگوں میں شامل کروں جو تقویٰ پر قائم ہوں، جو میرے پاکباز لوگ ہیں۔ ایسے لوگوں میں شامل کروں جو میرا انعام پانے والے لوگ ہیں۔

...... اللہ تعالیٰ ہم پر فضل فرمائے اور ہمیں اپنا عبادت گزار بندہ بنائے۔'' آمین

(خطبات مسرور جلد سوم صفحہ 373، 374)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2011ء مرسلہ ۔ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

خطبہ جمعہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا تقاضا ہے کہ احمدی ان دنوں میں خاص طور پر توجہ سے دعائیں کریں

انصاف قائم کرنے کے لئے، دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے نظام خلافت سلسلہ ہی ہے جو صحیح رہنمائی کر سکتا ہے

موجودہ پریشان کن اور دردناک حالات کا بصیرت افروز تجزیہ اور حکمرانوں اور عوام کو تقویٰ سے کام لیتے ہوئے اور ہر قسم کے ظلم وتعدّی سے باز رہتے ہوئے عقل ودانش کے ساتھ معاملات کو نپٹانے کی نہایت اہم نصائح

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 25رفروری 2011ء بمطابق 25رتبلیغ 1390 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور نے تشہد، تعوذ، سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

آج مَیں ایک دعا کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں جس کا تعلق تمام عالم اسلام سے ہے۔ اِس وقت (۔) سے ہمدردی کا تقاضا ہے اور ایک احمدی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جو محبت ہے اور ہونی چاہئے، اُس کا تقاضا ہے کہ جو بھی اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرتے ہوئے کلمہ پڑھتا ہے، جو بھی اپنے آپ کو (۔) کہتا ہے، جو بھی (۔) ہونے کی وجہ سے کسی بھی قسم کے نقصان کا نشانہ بنایا جا رہا ہے یا کسی بھی (۔) ملک میں کسی بھی طرح کی بے چینی اور لاقانونیت ہے اُس کے لئے ایک احمدی جو حقیقی (۔) ہے، اُسے دعا کرنی چاہئے۔ ہم جو اس زمانے کے امام کو ماننے والے ہیں ہمارا سب سے زیادہ یہ فرض بنتا ہے کہ (۔) کی ہمدردی میں بڑھ کر اظہار کرنے والے ہوں۔ جب ہم عہدِ بیعت میں عام خلق اللہ کے لئے ہمدردی رکھنے کا عہد کرتے ہیں تو (۔) کے لئے تو سب سے بڑھ کر اس جذبے کی ضرورت ہے۔ ہمارے پاس دنیاوی حکومت اور وسائل تو نہیں جس سے ہم (۔) کی عملی مدد بھی کر سکیں یا کسی بھی ملک میں اگر ضرورت ہو تو کر سکیں، خاص طور پر بعض ممالک کی موجودہ سیاسی اور مُلکی صورتِ حال کے تناظر میں ہمارے پاس یہ وسائل نہیں ہیں کہ ہم جا کر مدد کر سکیں۔ ہاں ہم دعا کر سکتے ہیں اور اس طرف ہر احمدی کو توجہ دینی چاہئے۔ یا جو احمدی ان ممالک میں بس رہے ہیں یا اُن ممالک کے باشندے ہیں جن میں آج کل بعض مسائل کھڑے ہوئے ہیں، اُن کو دعا کے علاوہ اگر کسی احمدی کے اربابِ حکومت یا سیاستدانوں سے تعلق ہیں تو انہیں اس بات کی طرف بھی توجہ دلانی چاہئے کہ اپنے ذاتی مفادات کے بجائے اُن کو قومی مفادات کو ترجیح دینی چاہئے۔ لیکن اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰہ عموماً (۔) اربابِ اختیار اور حکومت جب اقتدار میں آتے ہیں، سیاسی لیڈر جب اقتدار میں آتے ہیں یا کسی بھی طرح اقتدار میں آتے ہیں تو حقوق العباد اور اپنے فرائض بھول جاتے ہیں۔ اس کی اصل وجہ تو ظاہر ہے تقویٰ کی کمی ہے۔ جس رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہوتے ہیں، جس کتاب قرآنِ کریم پر ایمان لانے اور پڑھنے کا دعویٰ کرتے ہیں، اُس کے بنیادی حکم کو بھول جاتے ہیں کہ تمہارے میں اور دوسرے میں مابہ الامتیاز تقویٰ ہے۔ اور جب یہ امتیاز باقی نہیں رہا تو ظاہر ہے کہ پھر دنیا پرستی اور دنیاوی ہوس اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے۔ گو (۔) کہلاتے ہیں، (۔) کا نام استعمال ہو رہا ہوتا ہے لیکن (۔) کے نام پر حقوق اللہ اور حقوق العباد کی پامالی کی جا رہی ہوتی ہے۔ دولت کو، اقتدار کی ہوس کو، طاقت کے نشہ کو خدا تعالیٰ کے احکامات پر ترجیح دی جا رہی ہوتی ہے یا دولت کو سنبھالنے کے لئے، اقتدار کو مضبوط کرنے کے لئے غیر ملکی طاقتوں پر انحصار کیا جا رہا ہوتا ہے۔ غیر طاقتوں کے مفادات کی حفاظت اپنے ہم وطنوں اور (۔) اُمّہ کے مفادات کی حفاظت سے زیادہ ضروری سمجھی جاتی ہے اور اس کے لئے اگر ضرورت پڑے تو اپنی رعایا پر ظلم سے بھی گریز نہیں کیا جاتا۔ پھر ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ دولت کی لالچ نے سربراہانِ حکومت کو اس حد تک خود غرض بنا دیا ہے کہ اپنے ذاتی خزانے بھرنے اور حقوق العباد کی ادنیٰ سی ادائیگی میں بھی کوئی نسبت نہیں رہنے دی۔ اگر سَو (100) اپنے لئے ہے تو ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کے لئے ہے۔ جو خبریں باہر نکل رہی ہیں اُن سے پتہ چلتا ہے کہ کسی سربراہ نے سینکڑوں کلوگرام سونا باہر نکال دیا تو کسی نے اپنے تہہ خانے خزانے سے بھرے ہوئے ہیں۔ کسی نے سوئس بینکوں میں مُلک کی دولت کو ذاتی حساب میں رکھا ہوا ہے اور کسی نے غیر ممالک میں بے شمار، لاتعداد جائیدادیں بنائی ہوئی ہیں اور مُلک کے عوام روٹی کے لئے ترستے ہیں۔ یہ صرف عرب مُلکوں کی بات نہیں ہے۔ مثلاً پاکستان ہے وہاں مہنگائی اتنی زیادہ ہو چکی ہے کہ بہت سارے عام لوگ ایسے ہوں گے جن کو ایک وقت کی روٹی کھانا بھی مشکل ہے۔ لیکن سربراہ جو ہیں، لیڈر جو ہیں وہ اپنے محلوں کی سجاوٹوں اور ذاتی استعمال کے لئے قوم کے پیسے سے لاکھوں پاؤنڈ کی شاپنگ کر لیتے ہیں۔ پس چاہے پاکستان ہے یا مشرقِ وسطیٰ کے ملک ہیں یا افریقہ کے بعض ملک ہیں جہاں (۔) سربراہوں نے جن کو ایک رہنما کتاب، شریعت اور سنت ملی جو اپنی اصلی حالت میں آج تک زندہ وجاوید ہے۔ باوجود اس قدر رہنمائی کے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی دھجیاں اڑائی ہیں۔

پس امتِ (۔) تو ایک طرف رہی یعنی دوسرے ملک جن کے حقوق ادا کرنے ہیں یہاں تو اپنے ہم وطنوں کے بھی مال غصب کئے جا رہے ہیں۔ تو ایسے لوگوں سے کیا توقع کی جا سکتی ہے کہ وہ تقویٰ پر چل کر حکومت چلانے والے ہوں گے، یا حکومت چلانے والے ہو سکتے ہیں۔ یہ لوگ ملک میں فساد اور افراتفری پیدا کرنے کا ذریعہ تو بن سکتے ہیں۔ طاقت کے زور پر کچھ عرصہ حکومتیں تو قائم کر سکتے ہیں لیکن عوام الناس کے لئے سکون کا باعث نہیں بن سکتے۔ پس ایسے حالات میں پھر ایک ردّ عمل ظاہر ہوتا ہے جو گو اچانک ظاہر ہوتا ہوا نظر آ رہا ہوتا ہے لیکن اچانک نہیں ہوتا بلکہ اندر ہی اندر ایک لاوا پک رہا ہوتا ہے جو اَب بعض ملکوں میں ظاہر ہونا شروع ہو گیا ہے اور بعض میں اپنے وقت پر ظاہر ہو گا۔ جب یہ لاوا پھٹتا ہے تو پھر یہ بھی طاقتوروں اور جابروں کو بھسم کر دیتا ہے۔ اور پھر کیونکہ ایسے ردّ عمل کے لئے کوئی معین لائحہ عمل نہیں ہوتا۔ اور مظلوم کا ظالم کے خلاف ایک ردّ عمل ہوتا ہے۔ اپنی گردن آزاد کروانے کے لئے اپنی تمام تر قوتیں صرف کی جا رہی ہوتی ہیں۔ اور جب مظلوم کامیاب ہو جائے تو وہ بھی ظلم پر اُتر آتا ہے۔ اس لئے مَیں کہہ رہا ہوں کہ احمدی کو

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

(۔) دنیا کے لئے خاص طور پر بہت زیادہ دعاؤں کی ضرورت ہے۔اس سے پہلے کہ ہر ملک اس لپیٹ میں آجائے اور پھر ظلموں کی ایک اور طویل داستان شروع ہو جائے۔خدا تعالیٰ حکومتوں اور عوام دونوں کو عقل دے اور تقویٰ کا راستہ اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اگر (۔) لیڈرشپ میں تقویٰ ہوتا، حقیقی ایمان ہوتا تو جہاں سربراہانِ حکومت جو بادشاہت کی صورت میں حکومت کر رہے ہیں یا سیاستدان جو جمہوریت کے نام پر حکومت کر رہے ہیں، وہ اپنے عوام کے حقوق کا خیال رکھنے والے ہوتے۔ پھر (۔) ممالک کی ایک تنظیم ہے، یہ تنظیم صرف نام کی تنظیم نہ ہوتی بلکہ (۔) ممالک انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے ایک دوسرے کی مدد کرنے والے ہوتے نہ کہ اپنے مفادات کے لئے اندر خانے ایسے گروپوں کی مدد کرنے والے جو دنیا میں فساد پیدا کرنے والے ہیں۔ اگر حقیقی تقویٰ ہوتا تو عالمِ (۔) کی ایک حیثیت ہوتی۔ عالمِ (۔) اپنی حیثیت دنیا سے منواتا۔ برّاعظم ایشیا کا ایک بہت بڑا حصہ اور دوسرے برّاعظموں کے بھی کچھ حصوں میں (۔) ممالک ہیں، (۔) حکومتیں ہیں۔لیکن دنیا میں عموماً ان سب ممالک کو غریب قوموں کی حیثیت سے جانا جاتا ہے یا غیر ترقی یافتہ قوموں کی حیثیت سے جانا جاتا ہے یا کچھ ترقی پذیر کہلاتی ہیں۔بعض جن کے پاس تیل کی دولت ہے، وہ بھی بڑی حکومتوں کے زیرِنگیں ہیں۔ان کے بجٹ، ان کے قرضے جو وہ دوسروں کو دیتے ہیں، اُن کی مدد جو وہ غریب ملکوں کو دیتے ہیں، یا مدد کے بجٹ جو غریب ملکوں کے لئے مختص کئے ہوتے ہیں اُس کی ڈور بھی غیر کے ہاتھ میں ہے۔خوفِ خدا نہ ہونے کی وجہ سے، خدا کے بجائے بندوں سے ڈرنے کی وجہ سے، نااہلی اور جہالت کی وجہ سے اور اپنے ذاتی مفادات کی وجہ سے نہ ہی دولت کا صحیح استعمال اپنے ملکوں میں انڈسٹری کو ڈویلپ (Develop) کرنے میں ہوا ہے، نہ زراعت کی ترقی میں ہوا ہے۔حالانکہ (۔) ممالک کی دولت مشترکہ مختلف ملکوں کے مختلف موسمی حالات کی وجہ سے مختلف النوع فصلیں پیدا کرنے کے قابل ہے۔ یہ (۔) ملک مختلف قدرتی وسائل کی دولت اور افرادی قوت سے اور زرخیز ذہن سے دنیا میں ایک انقلاب پیدا کر سکتے ہیں۔لیکن کیونکہ مفادات اور ترجیحات مختلف ہیں، اس لئے یہ سب کچھ نہیں ہو رہا۔آخر کیوں (۔) ملکوں کے سائنسدان اور موجد اپنے زرخیز ذہن کی قدر ترقی یافتہ ممالک میں جا کر کرواتے ہیں۔اس لئے کہ اِن کی قدر اپنے ملکوں میں اُس حد تک نہیں ہے۔اُن کو استعمال نہیں کیا جاتا۔اُن کو سہولتیں نہیں دی جاتیں۔ جب اُن کے قدم آگے بڑھنے لگتے ہیں تو سربراہوں یا افسر شاہی کے ذاتی مفادات اُن کے قدم روک دیتے ہیں۔(۔) ملکوں میں ملائشیا مثلاً بڑا ترقی یافتہ یا ٹیکنالوجی کے لحاظ سے آگے بڑھا ہوا سمجھا جاتا ہے لیکن ترقی یافتہ ممالک اُسے بھی ترقی پذیر ممالک میں ہی شمار کرتے ہیں۔ بہرحال یہاں پھر وہی بات آتی ہے کہ تقویٰ کا فقدان ہے۔اور اس کے باوجود کہ تقویٰ کوئی نہیں ہے ہر بات کی تان (۔) کے نام پر ہی ٹوٹتی ہے۔قدریں بدل گئی ہیں۔اگر ہم نے ترقی کرنی ہے تو ہمیں اپنی صحیح قدروں کی پہچان کرنی ہوگی۔

اب آج کل کی صورتِ حال کس قدر فکر انگیز ہے۔کہاں تو مومن کو یہ حکم ہے کہ مومن ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔ایک عضو کو تکلیف ہوتی ہے تو دوسرے کو تکلیف ہوتی ہے۔قرآنِ کریم بھی یہ فرماتا ہے کہ (۔) (الحجرات:11) کہ مومن تو بھائی بھائی ہیں۔لیکن بعض ملکوں میں مثلاً مصر سے بھی اور دوسرے ملکوں سے بھی یہ خبریں آئی ہیں کہ حکومت نے قانونی اختیار کے تحت عوام کے خلاف جو کارروائی کی ہے وہ تو کی ہے لیکن اسی پر بس نہیں بلکہ عوام کو بھی آپس میں لڑایا گیا ہے۔جو حکومت کے حق میں تھے اُنہیں اسلحہ دیا گیا۔گویا رعایا، رعایا سے لڑی اور اُس میں حکومت نے کردار ادا کیا۔(۔) ملک اگر جمہوری طرزِ حکومت اپنانے کا اعلان کرتے ہیں تو پھر جب تک عوام کسی قسم کے پُرتشدد احتجاج کا اظہار نہیں کرتے، اُس وقت تک حکومت کو بھی برداشت کرنا چاہئے۔لیکن خبروں کے مطابق تو ایسا ردّ عمل احتجاج پر بھی حکومتوں کی طرف سے ظاہر ہوا ہے جس نے سینکڑوں جانیں لے لی ہیں۔تو ایک طرف تو مغرب کی نقل میں جمہوریت کا نعرہ ہے اور دوسری طرف برداشت بالکل نہیں ہے اور پھر مُستزاد یہ کہ (۔) پر ظلم کر رہا ہے۔اگر جمہوریت کی نقل کرنی ہے تو پھر برداشت بھی پیدا کرنی چاہئے۔(۔) ممالک کی تنظیم کو جو کردار ادا کرنا چاہئے تھا وہ بھی انہوں نے نہیں کیا۔کوئی اصلاح کی کوشش نہیں ہوئی۔ یہ سب کچھ گزشتہ چند ہفتوں میں مصر، تیونس یا لیبیا وغیرہ دوسرے ملکوں میں ہوا یا ہو رہا ہے۔ یا جو کچھ ایک لمبے عرصے سے شدت پسندوں کے ہاتھوں افغانستان اور پاکستان میں ہو رہا ہے، یہ سب عالمِ (۔) کی بدنامی کا باعث ہے۔ یہ سب اُس بھائی چارے کی نفی ہو رہی ہے جس کا (۔) کو حکم ہے کہ بھائی چارہ پیدا کرو۔ یہ سب اس لئے ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ ''اس وقت تقویٰ بالکل اُٹھ گیا ہے''۔

پس اس وقت (۔) کی ساکھ قائم کرنے کے لئے، ملکوں میں امن پیدا کرنے کے لئے، عوام الناس اور اربابِ حکومت و اقتدار میں امن کی فضا پیدا کرنے کے لئے تقویٰ کی ضرورت ہے جس کی طرف کوئی بھی توجہ دینے کو تیار نہیں۔توجہ کی صرف ایک صورت ہے کہ توبہ اور استغفار کرتے ہوئے ہر فریق خدا تعالیٰ کے آگے جھکے۔تقویٰ کے راستے کی تلاش کرے۔ یہ دیکھے کہ جب (۔) (الروم:42) یعنی خشکی اور تری میں فساد کی سی صورت حال پیدا ہو جائے تو کس چیز کی تلاش کرنی چاہئے۔قرآنِ کریم میں بھی اُس کا حل لکھا ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس بات کو خوب کھول کر بیان فرمایا ہے کہ اس فساد کو دور کرنے کا ایک ہی راستہ ہے اور وہ راستہ ہے اس زمانے میں آپؐ کے مسیح و مہدی کو قبول کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام پہنچانا۔ جب تک اس طرف توجہ نہیں کریں گے، دنیاوی لالچ بڑھتے جائیں گے۔ اصلاح کے لئے راستے بجائے روشن ہونے کے اندھیرے ہوتے چلے جائیں گے۔اس کے علاوہ اب اور کوئی ذریعہ نہیں ہے کہ تقویٰ کا حصول خدا تعالیٰ سے تعلق کے ذریعے سے ہی ملنا ہے۔اور خدا تعالیٰ سے تعلق اُس اصول کے تحت ملے گا جس کی رہنمائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دی، اللہ تعالیٰ نے فرما دی۔

گزشتہ دنوں کسی نے مجھے ایک website سے ایک پرنٹ نکال کر بھیجا جو انگلش میں تھا، جس میں حالاتِ حاضرہ پر تبصرہ کرتے ہوئے کوئی (۔) تنظیم ہے، اُن کی طرف سے یہ توجہ دلائی گئی تھی کہ اس صورتِ حال کا جو آج (۔) ملکوں میں پیدا ہو رہی ہے، مستقل حل کیا ہے؟

وہ لکھتا ہے، (مختصراً بیان کر دیتا ہوں۔مصر اور تیونس کی انہوں نے مثال لی ہے) کہتے ہیں کہ پوری دنیا کے (۔) مصر اور تیونس کے بھائی بہنوں کی اپنے ممالک کے ظالم حکمرانوں کے خلاف جدّ وجہدِ آزادی دیکھ کر بہت خوش ہیں (یہ ترجمہ مَیں نے کیا ہے اُس کا)۔ہم اِن واقعات پر چند خیالات کا اظہار کرنا چاہتے ہیں۔تو پہلی بات اُس نے یہ لکھی کہ یہ بات واضح ہو گئی ہے اور ہم سب اس کے گواہ ہیں کہ اس وقت (۔) کو ضرورت ہے کہ ظالم حکمرانوں کے خلاف آواز اٹھائی جائے۔مصر اور تیونس کے واقعات نے دنیا کو بتا دیا کہ بدعنوان حکمرانوں کو ہٹایا جا سکتا ہے۔

پھر آگے مغربی میڈیا پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ (۔) کے خلاف ایسی اصطلاحات استعمال کرتا ہے جس سے (۔) ایک خوفناک مذہب کے طور پر دکھائی دیتا ہے۔لکھتا ہے کہ حالانکہ یہ لوگ نظامِ خلافت کو قبول کرنے کو تیار نہیں جس سے قرآن و حدیث کے تحت نظامِ زندگی کا تصور دیا جاتا ہے۔ پھر کہتے ہیں کہ (۔) طرزِ زندگی سے بدل کرنے کا یہ پروپیگنڈہ ہم گزشتہ دس سال سے دیکھ رہے ہیں۔ یہ حملہ پردہ، قرآنِ مجید (یعنی بُرقعہ اور قرآنِ مجید) اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور شریعت کی عزت وحُرمت پر کیا جاتا ہے جو روزمرّہ کی زندگی سے لے کر سیاست کے ایوانوں تک اثر انداز ہوتا ہے۔

پھر کہتے ہیں کہ (۔) ریاست میں مقامِ خلافت یا اسلامی طرزِ حکومت چونکہ مرکزی کردار کا حامل ہے، اس لئے ہمارے دین کی جان ہے۔اس سے (۔) میں اتحاد کی امید وابستہ ہے جو مصر، غزہ اور سوڈان جیسے ممالک میں اتحاد پیدا کر سکتی ہے۔ پھر کہتا ہے کہ (۔) طرزِ حکومت میں

صرف خلافت ہی ہے جو حکمرانوں پر کڑی نظر رکھ سکتی ہے۔ جہاں وہ حکمران منتخب کئے جاتے ہیں جو ریاست کو جواب دِہ ہوتے ہیں۔ آزاد عدلیہ اور میڈیا کا نظام ہوتا ہے۔ جہاں عورت کو ماں، بیوی اور بہن کا مقامِ بلند دلایا جاتا ہے۔ جہاں کسی گورے کو کالے پر فوقیت نہیں ہوتی۔ جہاں بلا امتیاز مذہب و ملّت امیر اور غریب کے لئے ایک ہی قانون ہوتا ہے۔ جہاں ریاست عوام کے لئے روٹی، کپڑا اور مکان مہیا کرتی ہے۔ یہی ایک راہ ہے جس پر چل کر اُمّت ایک بار پھر (۔) کی اخلاقی اور روحانی قدروں کا نور دنیا میں پھیلا سکتی ہے۔

پھر اُس نے (۔) کو اس بات پر اُبھارنے کی کوشش کی ہے کہ (۔) نظام کے حق میں پروپیگنڈہ کریں اور اس کے برخلاف جو دنیاوی نظام ہے، اُس کے خلاف آواز اُٹھائیں۔ خلافت کے قیام کی کوشش کریں کیونکہ اس کے بغیر (۔) اُمّہ میں اور دنیا میں تبدیلی نہیں آ سکتی۔

تو یہ اُس کی باتوں کا خلاصہ ہے۔ (۔) کو ایک کرنے کے لئے، انصاف قائم کرنے کے لئے، دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے یقیناً نظامِ خلافت ہی ہے جو صحیح رہنمائی کر سکتا ہے۔ حکمرانوں اور عوام کے حقوق کی نشاندہی اور اس پر عمل کروانے کی طرف توجہ یقیناً خلافت کے ذریعے ہی مؤثر طور پر دلوائی جا سکتی ہے۔ یہ لکھنے والے نے بالکل صحیح لکھا ہے لیکن جو سوچ اس کے پیچھے ہے وہ غلط ہے۔ جو طریق انہوں نے بتایا ہے کہ عوام اٹھ کھڑے ہو جائیں اور نظامِ خلافت کا قیام کر دیں، یہ بالکل غلط ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ نظامِ خلافت سے وابستگی سے ہی اب (۔) اُمّہ کی بقا ہے۔ پس جیسا کہ مَیں نے کہا اس تنظیم نے (۔) کی حیثیت منوانے اور اُن کو صحیح راستے پر چلانے کے لئے بہت صحیح حل بتایا ہے لیکن اس کا حصول عوام اور انسانوں کی کوششوں سے نہیں ہو سکتا۔ کیا خلافتِ راشدہ انسانی کوششوں سے قائم ہوئی تھی۔ باوجود انتہائی خوف اور بے بسی کے حالات کے اللہ تعالیٰ نے مومنین کے دل پر تصرف کر کے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خلافت کے لئے کھڑا کر دیا تھا۔ پس خلافت خدا تعالیٰ کی عنایت ہے۔ مومنین کے لئے ایک انعام ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد کچھ عرصہ تک خلافتِ راشدہ کے قائم ہونے کی پیشگوئی فرمائی تھی۔ اور اس کے بعد ہر آنے والا اگلا دور ظلم کا دور ہی بیان فرمایا تھا۔ پھر ایک امید کی کرن دکھائی جو قرآنی پیشگوئی (۔) (الجمعۃ: 4) میں نظر آتی ہے اور اس کی وضاحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح و مہدی کے ظہور سے فرمائی جو غیر عرب اور فارسی الاصل ہوگا۔ .... پس اگر (۔) نے خلافت کے قیام کی کوشش کرنی ہے تو اس رہنما اصول کو سامنے رکھتے ہوئے کریں۔

ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر وہ اس کو اُٹھا لے گا اور خلافت علیٰ منہاج النبوت قائم ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اُٹھا لے گا۔ پھر اُس کی تقدیر کے مطابق ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی جس سے لوگ دل گرفتہ ہوں گے اور تنگی محسوس کریں گے۔ جب یہ دَور ختم ہوگا تو اس کی دوسری تقدیر کے مطابق اُس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس ظلم و ستم کے دَور کو ختم کر دے گا۔ اُس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ یہ فرما کر آپ خاموش ہو گئے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد نمبر6 صفحہ 285 مسند النعمان بن بشیر حدیث 18596 عالم الکتب بیروت 1998)

پس خلافت کے لئے اللہ تعالیٰ کے رحم نے جوش مارنا تھا نہ کہ حکومتوں کے خلاف (۔) کے پُر جوش احتجاج سے خلافت قائم ہونی تھی۔ کیا ہر ملک میں خلافت قائم کریں گے؟ اگر کریں گے تو کس ایک فرقے کے ہاتھ پر تمام (۔) اکٹھے ہوں گے۔ نماز میں امامت تو ہر ایک فرقہ دوسرے کی قبول نہیں کرتا۔

پس اس کا ایک ہی حل ہے کہ پہلے مسیح موعود کو مانیں اور پھر آپ کے بعد آپ کی جاری خلافت کو مانیں۔ یہ وہ خلافت ہے جو شدت پسندوں کا جواب شدّت پسندی کے رویّے دکھا کر قائم نہیں ہوئی۔ (۔) اُمّہ کے دو گروہوں کے درمیان گولیاں چلانے اور قتل و غارت کرنے سے حاصل نہیں ہوئی بلکہ یہ تو اللہ تعالیٰ کے رحم کو جوش دلانے سے قائم ہونے والی خلافت ہے۔ اور جو خلافت اللہ تعالیٰ کے رحم اور اس کی عنایت سے ملے گی تو وہ نہ صرف (۔) اُمّہ کے لئے محبت پیار کی ضمانت ہوگی بلکہ کُل دنیا کے لئے امن کی ضمانت ہوگی۔ حکومتوں کو اُن کے انصاف اور ایمانداری کی طرف توجہ دلائے گی۔ عوام کو ایمانداری اور محنت سے فرائض کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائے گی۔

پس جماعتِ احمدیہ تو ہمیشہ کی طرح آج بھی اس تمام فساد کا جو دنیا میں پھیلا ہوا ہے ایک ہی حل پیش کرتی ہے کہ (۔) بننے کے لئے ایک ہاتھ پر جمع ہو کر، دنیا کے دل سے خوف دور کر کے اُس کے لئے امن، پیار اور محبت کی ضمانت بن جاؤ۔ خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کر کے اپنی دنیا و آخرت سنوارنے والے بن جاؤ۔ اس یقین پر قائم ہو جاؤ کہ خدا تعالیٰ اب بھی جسے چاہے کلیم بنا سکتا ہے تا کہ (۔) کا مقام ہمیشہ اپنی شان دکھاتا رہے۔ یہ سب کچھ زمانے کے امام سے جُڑنے سے ہوگا۔ اور یہی ایک ذریعہ ہے جس سے (۔) کی حالت بھی سنورے گی۔

حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:۔

"یہ عاجز بھی اسی کام کے لئے بھیجا گیا ہے کہ تا قرآنِ شریف کے احکام بہ وضاحت بیان کر دیوے .....۔"

(ازالہ اوہام حصہ اول روحانی خزائن جلد نمبر3 صفحہ 103)

پھر فرمایا:

پھر فرمایا: "..........جو شخص میرے ہاتھ سے جام پئے گا جو مجھے دیا گیا ہے وہ ہرگز نہیں مرے گا۔ وہ زندگی بخش باتیں جو مَیں کہتا ہوں اور وہ حکمت جو میرے منہ سے نکلتی ہے اگر کوئی اور بھی اس کی مانند کہہ سکتا ہے تو سمجھو کہ مَیں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں آیا۔ لیکن اگر یہ حکمت اور معرفت جو مُردہ دلوں کے لئے آبِ حیات کا حکم رکھتی ہے دوسری جگہ سے نہیں مل سکتی تو تمہارے پاس اس جرم کا کوئی عذر نہیں کہ تم نے اُس کے سرچشمہ سے انکار کیا جو آسمان پر کھولا گیا زمین پر اس کو کوئی بند نہیں کر سکتا۔ سو تم مقابلہ کے لئے جلدی نہ کرو اور دیدہ و دانستہ اس الزام کے نیچے اپنے تئیں داخل نہ کرو جو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے (۔) (بنی اسرائیل: 37) "(یعنی جس بات کا تجھے علم نہیں ہے اُس کے پیچھے نہ چل۔ یقیناً کان، آنکھ اور دل سب سے پوچھا جائے گا) فرمایا کہ "بدظنی اور بدگمانی میں حد سے زیادہ مت بڑھو ایسا نہ ہو کہ تم اپنی باتوں سے پکڑے جاؤ.....۔"

(ازالہ اوہام حصہ اول روحانی خزائن جلد نمبر3 صفحہ 104۔ کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن)

پھر فرماتے ہیں۔

"......اے (۔)! اگر تم سچے دل سے حضرتِ خداوند تعالیٰ اور اس کے مقدس رسول علیہ السلام پر ایمان رکھتے ہو اور نصرت الٰہی کے منتظر ہو تو یقیناً سمجھو کہ نصرت کا وقت آ گیا اور یہ کاروبار انسان کی طرف سے نہیں اور نہ کسی انسانی منصوبہ نے اس کی بنا ڈالی بلکہ یہ وہی صبح صادق ظہور پذیر ہو گئی ہے جس کی پاک نوشتوں میں پہلے سے خبر دی گئی تھی۔ خدائے تعالیٰ نے بڑی ضرورت کے وقت تمہیں یاد کیا۔ قریب تھا کہ تم کسی مہلک گڑھے میں جا پڑتے مگر اس کے باشفقت ہاتھ نے جلدی سے تمہیں اٹھا لیا۔ سو شکر کرو اور خوشی سے اُچھلو جو آج تمہاری تازگی کا دن آ گیا۔ خدائے تعالیٰ اپنے دین کے باغ کو جس کی راستبازوں کے خونوں سے آبپاشی ہوئی تھی، کبھی ضائع کرنا نہیں چاہتا۔ وہ ہرگز یہ نہیں چاہتا کہ غیر قوموں کے مذاہب کی طرح (۔) بھی ایک پرانے قصوں کا ذخیرہ ہو جس میں موجودہ برکت کچھ بھی نہ ہو۔ وہ ظلمت کے کامل غلبہ کے وقت اپنی طرف

سے نور پہنچاتا ہے''۔

(ازالہ اوہام حصہ اول روحانی خزائن جلد نمبر3صفحہ104,105۔کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن)

پس اللہ تعالیٰ کی رحمت کے جوش نے جس خلیفۃ اللہ کو بھیجا وہ تو ہمارے ایمان کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کو پورا کرتے ہوئے ثریا سے زمین پر ایمان لے آئے اور (۔) کے حقیقی نور کو ہم پر آشکار کر دیا۔ آپ کے بعد آپ کی خلافت کا سلسلہ بھی آپ کی پیشگوئی کے مطابق جاری ہو گیا۔ اور اس نظامِ خلافت کے متعلق جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، ہم نے حدیث پڑھی ہے، آپ نے یہ پیشگوئی بھی فرما دی ہے کہ ''جب مَیں جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی''۔

(رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد 20صفحہ305)

اور یہ بات جیسا کہ مَیں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرما دی ہے۔ پس احمدی جہاں تک اس پیغام کو پہنچا سکتے ہیں ضرور پہنچائیں کہ اگر تمہیں اپنی بقا خلافت کی ڈھال میں نظر آ رہی ہے تو یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق جاری ہے۔ اس کے لئے کسی پُر جوش احتجاج کی ضرورت نہیں، کسی قسم کی گولیاں چلانے کی ضرورت نہیں۔ اور یہ انعام اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے ہی جاری ہو سکتا ہے اور جاری ہوا ہے، نہ کہ عوامی کوششوں اور تحریکوں سے۔ پس آؤ اور اس الٰہی نظام کا حصہ بن کر (۔) اُمّہ کی مضبوطی کا باعث بن جاؤ۔ یہی طریق ہے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان کامل کرنے کا ذریعہ بنتا ہے۔ یہی طریق ہے جس سے محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حقیقی اظہار ہوتا ہے۔ اللہ کرے کہ (۔) کو اس بنیادی نکتہ کی سمجھ آ جائے اور اِدھر اُدھر ہاتھ پاؤں مارنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق پر چلیں۔

بہرحال یہ تو وہ ایک طریق ہے جو انہوں نے خود کہا کہ اس کا حل یہی ہے اور روحانی طریقہ ہے جو (۔) اُمّہ کے لئے خدا تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کے لئے ضروری ہے۔ جس کی طرف ہمیں جب بھی موقع ملے احمدی توجہ دلاتے رہتے ہیں اور توجہ دلاتے رہیں گے کہ مسیح و مہدی کو مان کر اپنی بقا کے سامان پیدا کرو۔

لیکن بہرحال جیسا کہ مَیں نے کہا احمدی دُعا کی طرف بھی خاص طور پر متوجہ رہیں اور دنیاوی طور پر بھی سمجھاتے رہیں۔ یہ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ہر مسلمان ملک کو ہوشمند، انصاف پسند اور خدا کا خوف رکھنے والی لیڈر شپ عطا فرمائے۔ ابھی تک تو جہاں بھی کسی قسم کی بے چینی ہے یا فی الحال بظاہر سکون ہے، جو بھی حکمران ہیں ہمیں اُن کے اپنے ہی مفادات نظر آتے ہیں اور جو حکمران بننے والے نظر آ رہے ہیں وہ بھی ویسے ہی نظر آ رہے ہیں جو اپنے مفادات رکھنے والے ہیں۔ چہرے بدل جاتے ہیں لیکن طور طریق وہی رہتے ہیں۔ اب جب بعض ملکوں کے عوام کا ردّعمل ظاہر ہوا ہے اور پانی سر سے اونچا ہو رہا ہے بلکہ یہ کہنا چاہئے کہ ہو گیا ہے تو جابر بادشاہ بھی عوام کے حقوق کا نعرہ لگانے لگ گئے ہیں۔ اگر پہلے ہی یہ خیال آ جاتا تو نہ املاک کو اتنا نقصان پہنچتا، نہ ہی جانوں کا اتنا نقصان ہوتا۔ اب لگتا ہے کہ ہر ملک ہی اس لحاظ سے غیر محفوظ ہو گیا ہے۔ کونسی طاقتیں پیچھے کام کر رہی ہیں؟۔ یہ حقیقت میں مُلک میں امن لانے والی ہیں یا صرف کرسی پر قبضہ کرنے والی ہیں یا فساد پیدا کرنے والی ہیں؟ سعودی عرب بھی جہاں مضبوط بادشاہت قائم ہے اُنہوں نے بھی اِردگرد کے ہمسایہ ملکوں کے عوام کا رویّہ دیکھ کر یہ اعلان کر دیا ہے کہ ہم بھی اپنے عوام کو مزید سہولتیں دیں گے۔ بہرحال اس صورتِ حال میں بعض قوتیں اُبھر رہی ہیں۔ یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ قوتیں نئے سازوسامان کے ساتھ میدان میں اُترنے کی منصوبہ بندیاں کر رہی ہیں۔ ایک تو وہ لوگ ہیں جو بڑی طاقتوں کو یہ باور کرانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ تم نے اپنے سابقہ غلاموں کو دیکھ لیا ہے اب ہمیں بھی آزما لو۔ یا سابقہ حکمرانوں نے اپنے آقاؤں کے سامنے کچھ لوگ رکھ دیئے ہیں جو اس وعدے کے ساتھ آ رہے ہیں یا آئیں گے کہ حکومتی پالیسی وہی رہے گی اور تمہارے مفادات کی حفاظت بھی ہوتی رہے گی۔ چہرے بدلنے سے عوام خوش ہو جائیں گے یا کچھ دیر کے لئے اُن کی تسلی ہو جائے گی اور بے چینی ختم ہو جائے گی۔ لیکن اب جو سوچ لوگوں میں اُبھر رہی ہے اور اب جو احساس لوگوں میں پیدا ہو رہا ہے، تجزیہ نگاروں کے جو تجزیے پیش ہو رہے ہیں، وہ یہی ظاہر کرتے ہیں کہ لوگوں میں اتنا شعور پیدا ہو گیا ہے کہ وہ اس طریق کو اب زیادہ دیر تک کامیاب نہیں ہونے دیں گے اور ہو سکتا ہے بے چینی کا یہ سلسلہ لمبا چلتا چلا جائے۔

دوسری جو خطرناک بات ہے وہ یہ کہ اِن حالات سے مذہبی شدت پسند گروپ جو ہے وہ بھی فائدہ اُٹھانے کی کوشش کریں گے بلکہ کر رہے ہیں۔ ابتدا میں عین ممکن ہے کہ انتہائی معتدل رویہ دکھائیں یا یہ اظہار کریں کہ ہم معتدل ہیں لیکن آہستہ آہستہ کُھل کھیلیں گے۔ جس سے (۔) کے لئے دنیا میں مزید مشکلات کا دور شروع ہونے کا خطرہ ہے۔ ظاہر ہے بڑی طاقتیں اس کے مقابل پر جو ظاہری اور چھپی چھپی ہوئی حکمتِ عملی وضع کریں گی وہ (۔) کو نقصان پہنچانے کا باعث ہو گی۔ بڑی طاقتیں یہ کبھی برداشت نہیں کریں گی کہ بعض مخصوص علاقوں میں اُن کے مفادات متاثر ہوں۔ بڑی طاقتوں کی آپس کی بھی خاموش یا سرد جنگ ہے جو آہستہ آہستہ دوبارہ اپنے عروج پر پہنچ رہی ہے۔ اس کے نتیجہ میں بے چینی اور فساد مختلف قسم کے گروپوں کی پُشت پناہی سے پھیلتا چلا جائے گا۔ آج کل بھی تیسری دنیا کے بعض غریب ملک ہیں بلکہ کہنا چاہئے کہ (۔) ملک ہیں جن کے اندرونی فساد بڑی طاقتوں کے اپنے مفادات کے ٹکراؤ کی وجہ سے ہیں۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا (۔) ممالک کا المیہ یہ ہے کہ عموماً جو رہنما ہیں وہ قومی اور ملکی مفادات کی حفاظت کا حق ادا نہیں کرتے۔ اَنا اور تکبر اور ذاتی مفادات کی وجہ سے غیر کے ہاتھ میں کھیل رہے ہیں اور پھر...... چونکہ تقویٰ سے عاری ہے اس لئے یہ مفاد پرست سیاستدانوں سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ ملکی امن اور دنیا کے امن کے لئے بہت زیادہ خطرناک ہو سکتا ہے۔ اور یہ صورتِ حال ایسی بھیانک بن رہی ہے جس کے لئے بہت فکر اور دعا کی ضرورت ہے۔ اقتدار پر قبضے کے لئے، وسائل پر قبضے کے لئے، علاقے کی اہمیت کے پیشِ نظر ہر قوت جو ہے وہ وہاں پاؤں جمانے کی کوشش کر رہی ہے۔

(۔) دنیا میں اندرونی اور بیرونی طاقتوں کی ایک دوڑ لگی ہوئی ہے کہ کون ان چیزوں پر پہلے قبضہ کرتا ہے جس کی وجہ سے عوام پِس رہے ہیں۔ ملک چند قدم ترقی کر لیتا ہے تو پھر مفاد پرست قومیں یا قوتیں اُسے کئی قدم پیچھے لے جاتی ہیں۔ ایک زمانے میں عراق کے متعلق کہتے تھے کہ اس طرح ترقی کر رہا ہے کہ وہاں جا کر لگتا ہے جیسے یورپ کے کسی ترقی یافتہ مُلک میں آ گئے ہیں، لیکن پھر گزشتہ بیس سال کی بے چینی اور فساد اور جنگ نے اسے کھنڈر بنا دیا۔ اور پھر اگر دیکھیں تو عراق کے ان حالات کے ساتھ عرب دنیا میں خاص طور پر اور بعض افریقن ممالک میں جو عربوں کے ساتھ لگتے ہیں عموماً بدامنی اور بے چینی زیادہ ہو گئی ہے۔ بڑی طاقتیں وسائل اور علاقے کی اہمیت کے پیشِ نظر اپنے قدم جمانا چاہتی ہیں تو نام نہاد (۔) تنظیمیں اپنا قبضہ جمانا چاہتی ہیں۔ ملک کے عوام کو دونوں طرف سے سبز باغ دکھائے جاتے ہیں۔ اگر سیاستدان ایماندار ہوں، سربراہانِ مملکت اپنے عوام کی خیر خواہی نیک نیتی سے چاہتے ہوں، اُن کے حقوق کا تحفظ کریں تو نہ کبھی بے چینی پھیلے، نہ ہی شدت پسند تنظیموں کو اُبھرنے کا موقع ملے، نہ بیرونی طاقتیں غلط رنگ میں اپنے مفاد حاصل کر سکیں۔ بہرحال مختصر یہ کہ جو کچھ ہو رہا ہے، یہ جو ظلم ہر جگہ نظر آ رہے ہیں دنیا کو تباہی کی طرف لے جاتے نظر آ رہے ہیں۔ اگر حقیقی تقویٰ پیدا نہ ہوا، انصاف قائم نہ ہوا تو آج نہیں تو کل یہ تباہی اور جنگ دنیا کو لپیٹ میں لے لے گی۔ اور بعید نہیں کہ اس کے ذمہ دار یا وجہ بعض (۔) ممالک ہی بن جائیں۔

پس بہت فکر کا مقام ہے۔ اللہ تعالیٰ (۔) دنیا کو انصاف پسند اور تقویٰ پر چلنے والے رہنما عطا فرمائے۔ جو قرآنی حکم (۔) (المائدہ:3) پر عمل کرنے والے ہوں۔ جو نیکی کے نام پر تعاون

کرنے والے ہوں اور تعاون چاہنے والے ہوں۔ جب وہ عوام سے تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے نیکی کے نام پر تعاون چاہیں گے، جب وہ ہمسایوں سے نیکی کے نام پر تعلقات رکھیں گے، جب وہ تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے حقوق العباد ادا کر رہے ہوں گے تو امن بھی قائم ہوگا اور مُلک بھی ترقی کریں گے۔ بظاہر حالات ایسے ہیں کہ (۔) (المائدہ:3) کی صورت نظر نہیں آتی بلکہ ہر طرف (۔) (الروم:42) کا نظارہ ہی نظر آ رہا ہے۔ اِن حالات میں جیسا کہ مَیں نے کہا ہم دعائیں ہی کر سکتے ہیں یا زیادہ سے زیادہ ایک محدود طبقے تک اپنی آواز پہنچا سکتے ہیں۔ آج احمدی ہی اس دنیا کے امن کی ضمانت ہیں۔ آج دنیا دنیاوی داؤ پیچ کو سب کچھ سمجھتی ہے لیکن احمدی جو زندہ خدا کے نشانوں کو دیکھتا ہے، خدا تعالیٰ کی ذات پر انحصار کرتا ہے، خدا تعالیٰ کی قدرت کے نظارے دیکھتا ہے، خدا تعالیٰ کا خوف دلوں میں قائم رکھنے کی کوشش کرتا ہے، اس کے لئے خدا کے آگے جھکنا ہی سب کچھ ہے۔

ایک بنگالی پروفیسر صاحب چند دن ہوئے مجھے ملنے آئے۔ کہنے لگے کہ اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ اگر جماعت احمدیہ اکثریت میں ہوگی، ہوتی ہے یا ہو جائے تو دوسرے فرقوں یا مذہبوں پر زیادتی نہیں ہوگی اور لوگوں کے حقوق نہیں دبائے جائیں گے؟ تو مَیں نے اُن کو کہا کہ جو اکثریت دلوں کو جیت کر بنی ہو، جو جبر کے بجائے محبت کا پیغام لے کر چلنے والی ہو، وہ ظلم نہیں کرتی بلکہ محبتیں پھیلاتی ہے۔ اس کے پیشِ نظر اللہ تعالیٰ کا تقویٰ ہوتا ہے۔ اُس کے پیشِ نظر خدا تعالیٰ کی رضا ہوتی ہے۔ وہ نیکیوں پر تعاون کرتی ہے اور تعاون لیتی ہے، اور پھر جو خلافتِ راشدہ کا نظام ہے یہ انصاف قائم کرنے کے لئے ہے، حقوق دلوانے کے لئے ہے، حقوق غصب کرنے کے لئے نہیں ہے۔ اور جو حکومت خلافت کی بیعت میں ہوگی وہ حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف تو توجہ دے گی، حقوق غصب کرنے کی کوشش نہیں کرے گی۔ بشری تقاضے کے تحت بعض غلط فیصلے ہو سکتے ہیں لیکن اگر تقویٰ ہو تو اُن کی بھی اصلاح ہو جاتی ہے۔

بہرحال گو...... کے کہنے میں آ کر یا دنیاوی خوف سے (۔) کی ایک بڑی تعداد، احمدی جو حقیقی (۔) ہیں اُن کے خلاف ہو کر اُن پر ظلم و تعدی کا بازار گرم کئے ہوئے ہے، اُن سے ظلم کا رویہ اپنائے ہوئے ہے۔ یہ تو اُن کا رویہ ہے وہ بے شک ظلم کریں لیکن احمدی اس وقت بے چین ہے، مجھ سے بعض لوگ خطوط میں بھی اظہار کرتے ہیں کہ عالمِ (۔) کی حالت دیکھ کر ہماری عجیب حالت ہو جاتی ہے۔ پس ہمارا کام ہر حالت میں (۔) کی فکر کرنا ہے، اُن سے ہمدردی کے جذبات رکھنا ہے اور اُن کے لئے دعائیں کرنا ہے اور یہ ہم انشاء اللہ کرتے چلے جائیں گے۔

آخر میں مَیں پھر کہتا ہوں کہ ہمارے احمدی جو (۔) ملکوں میں بھی رہتے ہیں یا اُن کا (۔) حکومتوں کے سیاستدانوں اور لیڈروں سے بھی کوئی تعلق ہے یا رسوخ ہے تو اُن کو بتائیں کہ اگر تم نے ہوش نہ کی، انصاف اور تقویٰ کو قائم کرنے کے لئے بھرپور کوشش نہ کی، ...... کے چُنگل سے اپنے آپ کو نہ نکالا، شدت پسند گروہوں پر کڑی نظر نہ رکھی تو کوئی بعید نہیں کہ...... مذہب کے نام پر بعض ملکوں میں حکومت پر مکمل قبضہ کرنے کی کوشش کرے۔ اور پھر مذہب کے نام پر ایسے خوفناک نتائج سامنے آئیں گے جو عوام کو مزید اندھیروں میں دھکیل دیں گے۔ مذہب کے نام پر ایک فرقہ دوسرے فرقے پر ظلم کرتا چلا جائے گا۔ اور اس فساد کی صورت میں پھر بڑی طاقتوں کو متعلقہ ملکوں میں اپنی مرضی سے دَر آنے کا پروانہ مل جائے گا۔ امن کے نام پر وہاں آ کر بیٹھ جانے کا اُن کو آپ لائسنس دے دیں گے، جس سے پھر فساد ہوگا، جانوں کو نقصان ہوگا، املاک کا نقصان ہوگا اور بالواسطہ یا بلاواسطہ غلامی کی زنجیروں میں جکڑے جانے کا انتظام بھی ہو سکتا ہے بلکہ یقینی طور پر ہوگا۔ اور سب سے بڑھ کر یہ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ ایک وسیع جنگ دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے سکتی ہے، لے لے گی۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور (۔) کو اور ان کے رہنماؤں کو عقل دے، سمجھ دے کہ خدا تعالیٰ کا خوف دلوں میں پیدا کرنے والے ہوں۔

غزل

نگر میں دل کے اب کچھ بھی نہیں ہے
یہاں شور و شغب کچھ بھی نہیں ہے

یہ دل رسماً دھڑکتا جا رہا ہے
دھڑکنے کا سبب کچھ بھی نہیں ہے

نہ جانے کون کب لہجہ بدل لے
یہ دنیا ہے عجب کچھ بھی نہیں ہے

تعلق تھا تو تھی ناراضگی بھی
پر اب لُطف و غضب کچھ بھی نہیں ہے

نہ وہ پہلے سے اب رنج و الم ہیں
نہ وہ بزمِ طرب کچھ بھی نہیں ہے

تری فرقت کا کیا خدشہ ہو دل کو
تری قربت میں جب کچھ بھی نہیں ہے

جو کہنا تھا کہا کھل کر ہمیشہ
ہمارے زیرِ لب کچھ بھی نہیں ہے

نہ کوئی مصلحت نہ وضع داری
ہمیں جینے کا ڈھب کچھ بھی نہیں ہے

مہک اشعار کی بانٹی جہاں میں
پر اپنا یہ کسب کچھ بھی نہیں ہے

بنے بیٹھے ہیں بابائے ادب وہ
جنہیں پاسِ ادب کچھ بھی نہیں ہے

قبا اوڑھی نہیں مانگے کی میں نے
میری کنیت لقب کچھ بھی نہیں ہے

میں بنتِ آدم و حوا ہوں عرشیؔ
مرا نام و نسب کچھ بھی نہیں ہے

(ا۔ع۔ملک)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم محبوب الرحمٰن صاحب مربی سلسلہ کینیڈا تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو محض اپنے فضل و کرم سے مورخہ 4/اپریل 2011ء کو دو واقفین نو بیٹوں کے بعد بیٹی سے نوازا ہے، جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی کا نام صباحہ رحمٰن عطا فرمایا ہے۔ بچی مکرم مرزا حفیظ الرحمٰن صاحب محمود آباد کراچی ابن مکرم مولوی عبدالعزیز صاحب مرحوم دارالنصر شرقی ربوہ کی پوتی اور محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ زوجہ مکرم سید عبدالغفور شاہ صاحب مرحوم دارالرحمت شرقی کی نواسی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نومولودہ کو نیک، صالحہ، خادمہ دین اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم منور احمد شاہد صاحب ناصر آباد غربی ٹیچر نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے خسر مکرم شمس الدین صاحب سیال سابق ناظم مجلس انصاراللہ ضلع وہاڑی شیخ زاید ہسپتال لاہور میں کچھ عرصہ علیل رہنے کے بعد بعمر 92 سال مورخہ 31 مارچ 2011ء کو وفات پاگئے۔ مرحوم اللہ کے فضل سے موصی تھے۔ اگلے دن جنازہ ربوہ لایا گیا اور ایک بیٹی کی جرمنی سے آمد کے بعد مورخہ 3/اپریل 2011ء کو بعد نماز عصر بیت المبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کروائی۔ مرحوم سلسلہ کے شیدائی تھے۔ جامعہ احمدیہ قادیان میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی شاگردی میں مولوی فاضل و منشی فاضل پاس کیا۔ فرقان فورس کے ابتدائی لوگوں میں خدمات سرانجام دیں۔ تحریک جدید دفتر اول کے 5 ہزاری مجاہدین میں سے تھے اور تاحیات اس تحریک سے وابستہ رہے۔ بورے والا جماعت کے ایک لمبا عرصہ سیکرٹری مال کی حیثیت سے بھی خدمت کی توفیق ملی۔ 1974ء کے پرآشوب دور میں گھر کے سامان کو آگ لگا کر ان کو آگ میں پھینک دیا گیا لیکن خدا کے فضل سے معجزانہ طور پر بچائے گئے۔ مرحوم انتہائی صاف گو ملنسار مہمان نواز اور غریب پرور تھے۔ خلافت سے گہری وابستگی تھی ہر وقت باوضو رہنے کی کوشش کرتے تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند اور بیت الذکر میں نماز باجماعت ادا کرنے کے عادی تھے۔ انتہائی نرم خو اور صلح جو طبیعت کے مالک تھے۔ مہمان نوازی اور شفقت علیٰ خلق اللہ آپ کا طرہ امتیاز تھا۔ آپ نے پسماندگان میں دو بیٹے مکرم نورالدین صاحب بورے والا، مکرم پروفیسر منیر الدین صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور چار بیٹیاں مکرمہ امۃ الکریم سیال صاحبہ اہلیہ مکرم صلاح الدین صاحب قصور، مکرمہ امۃ الجمیل سیال صاحبہ اہلیہ مکرم احسان احمد صاحب جرمنی، مکرمہ بشریٰ فوزیہ صاحبہ اہلیہ مکرم متین احمد صاحب ربوہ اور مکرمہ امۃ الباسط سیال صاحبہ جو کہ خاکسار کی اہلیہ ہیں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور سب کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

رفیق حضرت مسیح موعود

حضرت حافظ قدرت اللہ خان صاحب شاہجہانپوری

حضرت حافظ قدرت اللہ خان صاحب نے بیعت کے بعد اپنی ملازمت ترک کر کے باقی ساری عمر حضرت اقدس کے گھر کی دربانی میں بسر کی، آپ اصل میں شاہجہانپور کے رہنے والے تھے۔ آپ کے بیٹے حضرت حافظ عبدالجلیل خان صاحب بیان کرتے ہیں:

’’میرے والد صاحب کا نام حافظ قدرت اللہ خان تھا، پولیس میں سب انسپکٹر کے عہدہ پر متعین تھے مگر چونکہ بہت نیک طبیعت تھے اس لیے رشوت کے قریب بھی نہیں پھٹکتے تھے، اُدھر افسران بالا چاہتے تھے کہ ان کی نقدی وغیرہ سے خدمت کی جائے، یہ حالات دیکھ کر انھوں نے ملازمت سے استعفاء دے دیا تھا۔ شاہجہانپور میں حضرت حافظ مختار احمد صاحب کے ساتھ ان کے بہت تعلقات تھے، حافظ صاحب انھیں زبانی بھی (دعوت الی اللہ) کرتے تھے اور کتابوں کے ذریعہ بھی۔

ہماری والدہ صاحبہ فرمایا کرتی تھیں کہ تمھارے والد جب حضرت مسیح موعود کی کتابیں پڑھتے تو اکثر آبدیدہ ہو کر فرمایا کرتے تھے کہ میں غریب آدمی ہوں روپیہ پیسہ سے سلسلہ کی خدمت نہیں کرسکتا دل چاہتا ہے کہ اگر کوئی میرے بچوں کو خرید لے تو میں وہ روپیہ حضرت صاحب کی خدمت میں بھیج دوں اور حضور اسے اشاعت (دین حق) میں خرچ کرلیں۔ 1900ء میں وہ مع اہل وعیال ہجرت کر کے قادیان میں آگئے تھے اور بیعت کر کے سلسلہ کی خدمت میں مصروف ہو گئے حضور نے انھیں لنگر خانہ کے لیے اردگرد کے دیہات سے ایندھن خرید کر لانے کے لیے مقرر فرمایا تھا....‘‘

(تاریخ احمدیت لاہور صفحہ 270 از محترم عبدالقادر سوداگرمل صاحب)

حضور نے اپنی تصنیف لطیف ’’حقیقۃ الوحی‘‘ میں درج اپنی ایک پیشگوئی ’’سخت زلزلہ آیا اور آج بارش بھی ہوگی۔ خوش آمدی نیک آمدی‘‘ کے گواہان میں آپ کا نام ’’قدرت اللہ خان مہاجر‘‘ بھی درج فرمایا ہے۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 491)

1906ء میں جب حضور نے الٰہی بشارات کے تحت نظام وصیت کی بنیاد رکھی تو آپ اس کے اولین لبیک کہنے والوں میں سے ہوئے۔ آپ نے 19/اپریل 1909ء کو قادیان میں وفات پائی اور بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئے، اخبار بدر نے خبر وفات دیتے ہوئے لکھا:

’’میاں قدرت اللہ صاحب شاہ جہانپوری جو ڈپٹی انسپکٹر تھے قریباً آٹھ سال سے سیدنا مسیح الثقلین کے قدموں میں رہتے تھے یہاں آکر خدا تعالےٰ کے پاک......کی دربانی اختیار کرلی تھی اور بڑی مسکنت و عاجزی سے صبر و استقلال کے ساتھ گزارہ کرتے رہے اور مع اپنے کنبہ کے ... بےغرضانہ خدمات پر فخر سمجھتے رہے، 19/اپریل کو بعارضہ ضیق النفس رہگرائے عالم جاودانی ہوئے اللہ تعالیٰ مغفرت کرے۔‘‘

(بدر 29 اپریل 1909ء صفحہ 6 کالم 2)

آپ کی اہلیہ حضرت قمر النساء بیگم صاحبہ ایک مخلص اور نیک سیرت خاتون تھیں، قادیان آنے کے بعد حضرت اماں جان نے ازراہ شفقت ان کو ’’الدّار‘‘ میں جگہ دی جہاں ان کو خدمت کی توفیق ملی۔ آپ بھی ابتدائی موصیان میں سے تھیں وصیت نمبر 130 تھا۔ آپ نے مورخہ 11 جنوری 1926ء کو وفات پائی اور بہشتی مقبرہ قادیان کے قطعہ نمبر 1 میں دفن ہوئیں۔

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
کامیاب علاج ۔ ہمدردانہ مشورہ
نوجوانوں کے امراض ونفسیاتی بیماریاں
عورتوں کی مرض اٹھرا، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہوجانا
بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج
2011 NASIR ناصر 1954
دنیائے طب کی خدمات کے 57 سال
حکیم میاں محمد رفیع ناصر
مطب ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار - ربوہ
047-6211434
6212434
FAX: 6213966

تحقیق و تجربہ اور کامیابی کے 53 سال
ڈیڑھ صد سے زائد مفید اور مؤثر دوائیں
مرض اٹھراء، اولاد نرینہ، امراض معدہ وجگر،
نوجوانوں اور شادی شدہ جوڑوں کے امراض۔
بفضلہ تعالیٰ لاکھوں مریض شفاء پا چکے ہیں۔
اطباء وسٹاکسٹ فہرست ادویہ طلب کریں
خورشید قائم شدہ 1958
حکیم شیخ بشیر احمد
ایم۔اے، فاضل طب والجراحت
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382
ای میل: khurshiddawakhana@gmail.com
مطب خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ۔

G.H.P کی معیاری زود اثر سیل بند پوٹینسی
پیکنگ و پوٹینسی گلاس شواب 10ML پلاسٹک شواب 25ML
30/200/1000 Rs 20/= Rs 25/=
خوبصورت بریف کیس بمعہ 240,120,60 سیل بند ادویات
کے علاوہ جرمن شواب سیل بند پوٹینسی رعایتی قیمت پر خریدیں۔

لمبے، گھنے سیاہ اور ریشمی بالوں کا راز
سپیشل ہومیو ہیئر ٹانک
یہ تیل دماغ کی طاقت، بالوں کی مضبوطی اور نشوونما کیلئے ایک لاثانی ٹانک ہے۔
رعایتی قیمت پیکنگ 120ML =/200 روپے

چھوٹے قد کا سپیشل علاج
تین مختلف مرکبات پر مشتمل قد کو بڑھانے کیلئے لڑکوں اور لڑکیوں کی الگ الگ زود اثر دوا ہے۔
دو ماہ کا علاج رعایتی قیمت =/300 روپے

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217
فون: 0333-9797797, 047-6211399
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399,0333-9797798

خبریں

آئل اینڈ گیس کمپنیوں کے ایم ڈی اور کنٹریکٹ افسر فارغ کرنے کا فیصلہ

وزیراعظم یوسف رضا گیلانی نے آئل وگیس سیکٹر کی مکمل تنظیم نو کا حکم دیتے ہوئے گیس کے نئے کنکشنوں پر چھ ماہ تک پابندی لگانے اور آئل وگیس کمپنیوں کے تمام ایم ڈی کو فوری طور پر فارغ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ گیس کی قلت میں مزید اضافہ نہیں ہونا چاہئے۔ پٹرولیم کی قیمتوں میں جلد استحکام لایا جائے گا۔

خواتین کو ہراساں کرنے پر کم سے کم تین سال کی سزا

وفاقی وزیر داخلہ رحمٰن ملک نے کہا کہ خواتین کو بااختیار بنانے اور انہیں ہر قسم کا تحفظ دینے کی پالیسی ہماری پارٹی کے منشور کا حصہ ہے، خواتین کو جنسی طور پر ہراساں کرنے کے قوانین میں خامیاں ہیں جنہیں دور کیا جا رہا ہے اور جنسی ہراساں کرنے والوں کو کم سے کم تین سال کی سزا ملے گی۔

پاکستان کامیاب نہ ہوا تو امریکہ بھی ناکام ہو جائے گا

وزیر اعظم گیلانی نے کہا ہے کہ اگر پاکستان دہشت گردی کے خلاف ناکام ہوا تو امریکہ بھی ناکام ہو جائے گا۔ دہشت گردی عالمی چیلنج ہے جس میں پاکستان فرنٹ لائن پر ہے، امریکہ کو پتہ چل گیا ہے کہ ہم دہشت گردی کے مسئلے کا باعث نہیں بلکہ اس کے حل میں اہم کردار رکھتے ہیں۔

ڈرون حملوں سے ہمارا کام مشکل ہو گیا

وزیر اعظم گیلانی نے کہا ہے کہ ڈرون حملے نقصان دہ ہیں کیونکہ اس سے دہشت گردوں کو لوگوں کی ہمدردیاں ملتی ہیں۔ ڈرون حملے فوجی یا سیاسی حکمت عملی کے حق میں نہیں بلکہ ان سے ہمارا کام مزید مشکل ہو جاتا ہے۔ پاکستان اپنا کام خود کر سکتا ہے۔

بارشوں سے نشیبی علاقے زیر آب آ گئے، پنجاب میں فصلیں تباہ

ملک کے مختلف علاقوں میں تیز ہوا اور بارش سے گرمی کا زور ٹوٹ گیا ہے جبکہ متعدد نشیبی علاقے زیر آب آ گئے۔ موسلادھار بارش کے باعث تربیلا ڈیم میں پانی کی آمد میں اضافہ ہو گیا۔ طوفانی بارش اور اولے پڑنے کی وجہ سے گندم کی پکی ہوئی فصلوں کو شدید نقصان پہنچا۔

2 دہشت گرد گروہ پنجاب میں اور سندھ میں داخل

وزارت داخلہ کے ذیلی ادارے نیشنل کرائسس مینجمنٹ سیل نے ایک مراسلہ جاری کیا ہے جس میں تمام پولیس افسران کو آگاہ کیا گیا ہے کہ دہشت گردوں کے دو گروہ پنجاب اور سندھ میں داخل ہو چکے ہیں جو کسی بھی وقت دہشت گردی کی کوئی بڑی کارروائی کر سکتے ہیں۔ اس سلسلہ میں سیکیورٹی کے تمام تر انتظامات کئے جائیں۔

امریکی جنوبی ریاستوں میں طوفان نے تباہی مچا دی، 22/افراد ہلاک

امریکہ کی جنوبی ریاستوں میں آنے والے طوفان سے ہلاک افراد کی تعداد 22 ہو گئی۔ مختلف امریکی ریاستوں میں شدید طوفان نے تباہی مچا دی۔ سب سے زیادہ نقصان الباما میں ہوا جہاں متعدد مکانات تباہ اور 7/افراد ہلاک ہو گئے۔ مسی سپی، ورجینیا، واشنگٹن، کیرولینا، اوکلاہاما اور دیگر ٹاؤنز میں طوفان نے تباہی مچائی ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 19/اپریل

طلوع فجر	4:08
طلوع آفتاب	5:34
زوال آفتاب	12:08
غروب آفتاب	6:42

گمشدہ پرس

مکرم مبارک احمد سعادت صاحب ابن مکرم رحمت علی صاحب مکان نمبر 10/5 دارالیمن وسطی حمد ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ ایک عدد پرس جس میں زیور، فارن کرنسی اور کچھ کاغذات ہیں۔ دارالیمن وسطی سے دارالعلوم جاتے ہوئے گر گیا ہے اگر کسی بھائی کو ملے تو دفتر صدر عمومی ربوہ یا درج ذیل فون نمبرز پر اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

0333-6713960,0315-6713960

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون وبیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

جینٹس، بوائز، شلوار قمیص، جینٹس، بوائز ویسٹکوٹ، لیڈیز گرلز، کے خوبصورت ملبوسات
رینبو فیشن
ریلوے روڈ ربوہ عبداللہ خان مارکیٹ 047-6214377

خصوصی رعایتی پیکج
ڈیجیٹل پاور کلر ڈاپلر الٹرا ساؤنڈ
جدید آپریشن تھیٹر ولیبر روم
24 گھنٹے ایمرجنسی سروس کے ساتھ
بچے کی پیدائش ہو یا کسی بھی قسم کا آپریشن
CTG اور Fetal Doppler detector دوران حمل بچے کے دل کی دھڑکن معلوم کرنے کیلئے
پیدائش کے تمام مراحل میں لیڈی ڈاکٹر کا Cover
پرائیویٹ روم۔ AC روم اٹیچڈ باتھ مریضوں کیلئے جدید لفٹ کا انتظام
بروز اتوار پروفیسر ڈاکٹر ولی محمد ساغر سرجیکل سپیشلسٹ کی آمد
مریم میڈیکل اینڈ سرجیکل سنٹر
0476213944
03156705199
یادگار چوک ربوہ

ربوہ آئی کلینک
اوقات کار برائے معلومات 9 بجے سے دوپہر 2 بجے تک
برائے رابطہ فون نمبر: 047-6214414
047-6211707-0301-7972878

ربوہ میں پہلی بار شادی بیاہ اور نکاح کی تقریب کی وڈیو اور فوٹو گرافی کیلئے
لیڈی مووی میکر اینڈ فوٹو گرافر
گھر کی تمام تقریبات کی وڈیو اور فوٹو گرافی
لیڈی مووی میکر اینڈ فوٹو گرافر سے کروائیں۔
سپاٹ لائیٹ وڈیو اینڈ فوٹو 27/4 دارالنصر غربی ربوہ
0300-2092879,0321-2063532, 0333-3532902

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
بانی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم سرما: صبح 9 بجے تا 1/2 4 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 1/2 1 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل
(بالمقابل ایوان محمود ربوہ)
گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک بااعتماد ادارہ
ٹریول انشورنس، ہوٹل بکنگ کی سہولت
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

Tel: 042-36684032
Mobile: 0300-4742974
Mobile: 0300-9491442
دلہن جیولرز
طالب دعا
قدیر احمد، حفیظ احمد
Gold Place Plaza, Shop # 1, Defense Chowk, Main Boulevard Defense Society Lahore Cantt

البشیرز معروف قابل اعتماد نام
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات
اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں بااعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
0300-4146148
فون شوروم پتوکی 047-6214510- 049-4423173

wallstreet
EXCHANGE COMPANY (PVT) LTD.
دنیا بھر میں رقم بھجوائیں
Send Money all over the world
Demand Draft & T.T for Education
Medical Immigration Personal use
دنیا بھر سے رقم منگوائیں
Receive Money from all over the world
فارن کرنسی ایکسچینج
Exchange of foreign Currency
MoneyGram INSTANT CASH Speed Remit CHOICE
Rabwah Branch
Shop No. 7/14 Gole Bazar, Chenab Nagar, Rabwah
Ph: 047-6213385, 6213385 Fax: 047-6213384

FD-10

Dawlance Super Exclusive Dealer
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکرو ویو اون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ، بیکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس
گولبازار ربوہ
047-6214458

خوشخبری
مکمل ڈش مع ریسیور 4000/- روپے میں لگوائیں
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، واشنگ مشین، مائیکرو ویو اون، کوکنگ رینج، ٹیلیویژن، ایئر کولر اور دیگر الیکٹرونکس اشیاء بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔
سپلٹ A/C کی مکمل وارنٹی دستیاب ہے نیز یو پی ایس UPS اور جنریٹر بھی دستیاب ہیں
FAKHAR ELECTRONICS
فخر الیکٹرونکس
PH:042-7223347,7239347,7354873
Mob:0300-4292348,0300-9403614
1۔ لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور